بلوچستان صوبائی اسمبلی

سرکاری رپورٹ/بارھواں/بجٹ اجلاس

مباحثات 2009ء

﴿اجلاس منعقدہ 27/جون 2009ء بمطابق 3/رجب 1430ھ بروز ہفتہ۔﴾

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	2
2	وقفہ سوالات۔	10
3	رخصت کی درخواستیں۔	18
4	قانون سازی۔	18
	(i) وزیراعلیٰ بلوچستان اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات، مواجبات واستحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2009ء)۔	
	(ii) بلوچستان اسمبلی کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے (مشاہرات، مواجبات واستحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2009ء)۔	
	(iii) اراکین بلوچستان صوبائی اسمبلی کے (مشاہرات، مواجبات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2009ء)۔	
5	تحریک التوا نمبر 1 منجانب شیخ جعفر خان مندوخیل۔	23

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 27/جون 2009ء بمطابق 3/رجب 1430ھ بروز ہفتہ بوقت صبح 11 بجکر 33 منٹ پر زیرصدارت جناب سپیکر محمد اسلم بھوتانی بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

وَ یَوۡمَ یُحۡشَرُ اَعۡدَآءُ اللّٰہِ اِلَی النَّارِ فَھُمۡ یُوۡزَعُوۡنَ ○ حَتّٰۤی اِ ذَا مَاجَآءُ وۡھَا شَھِدَ عَلَیۡھِمۡ سَمۡعُھُمۡ وَاَبۡصَارُھُمۡ وَجُلُوۡدُھُمۡ بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ○ وَ قَالُوۡا لِجُلُوۡدِھِمۡ لِمَ شَھِدۡ تُّمۡ عَلَیۡنَا ؕقَالُوۡۤ اَنۡطَقَنَا اللّٰہُ الَّذِیۡۤ اَنۡطَقَ کُلَّ شَیۡءٍ وَّ ھُوَ خَلَقَکُمۡ اَوَّلَ مَرَّۃٍ وَّ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ○ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡمِ ؕ

﴿پارہ نمبر۲٤ سُوۡرۃ حٰمٓ السَّجدَۃ آیت نمبر۱۹ تا ۲۱﴾

ترجمہ: اور جس دن اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف لائے جائیں گے اور ان (سب) کو جمع کر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب بالکل جہنم کے پاس آجائیں گے ان پر ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور انکی کھالیں انکے اعمال کی گواہی دیں گی۔ یہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف شہادت کیوں دی‘ وہ جواب دیں گی کہ ہمیں اس اللہ نے قوت گویائی عطا فرمائی جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت بخشی ہے‘ اسی نے تمہیں اول مرتبہ پیدا کیا اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔ وَمَاعَلَیۡنَا اِلَّاالۡبَلَاغُ ۔

جناب سپیکر: وقفہ سوالات۔

انجینئر زمرک خان (وزیر مال): سر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی Minister Revenue on the point of order

وزیر مال: مہربانی جناب سپیکر صاحب! مسئلہ تو پرانا ہے لیکن میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں دو مسئلے پھر ہمارے علاقے میں پیش آئے ہیں ایک بجلی کا مسئلہ ہے کل بھی ہم لوگ گئے تھے ہمارے حلقے سے ایک وفد آیا تھا واپڈا کا چیئرمین جو یہاں کے ایگزیکٹو ہے ان کے پاس گئے وہ نہیں تھے جناب سپیکر صاحب! آج پھر

وہی مسئلہ چل رہا ہے جس طرح میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ جون، جولائی اور اگست یہ تین مہینے ہمارے بلوچستان کے لئے بجلی کے حوالے سے بہت ہی اہم ہوتے ہیں کیونکہ ہمارے پانی کا ٹوٹل دارومدار وہ ٹیوب ویلز پر ہے وہ بجلی سے چلتے ہیں اور دو، تین یا چار گھنٹے ہمیں بجلی ملتی ہے۔ آج وہ لوگ پھر احتجاج کی نیت سے آ رہے ہیں اور روڈ بلاک ہو جائیں گے مسئلے پیدا ہو جائیں گے یہ تین مہینے کے لئے آپ سے وزیر اعلیٰ صاحب سے یہی request ہے کہ وہاں پر چلیں واپڈا والوں سے بات کریں منسٹر واپڈا سے بات کریں کہ کم از کم یہ تین مہینے جو زمینداروں کا سیزن ہے ان کا خیال رکھیں اور بجلی کو فعال کر دیں۔ دوسرا مسئلہ سر! ہمارے روڈ کا ہے این ایچ اے والوں سے ہماری میٹنگ وزیر اعلیٰ صاحب نے کروائی تھی وہاں پر چیئر مین این ایچ اے کے ساتھ منسٹر بھی آیا تھا۔ جب وہ لوگ آتے ہیں ایک دم کام زور وشور سے شروع ہو جاتا ہے اور جب وہ چلے جاتے ہیں تو پھر کام رُک جاتا ہے۔ اور آج کا اخبار آپ دیکھ لیں ٹرک ایسوسی ایشن ٹرانسپورٹ کی جتنی بھی ایسوسی ایشنز ہیں انہوں نے پھر دھمکی دی ہے کہ جی اس روڈ پر پھر کام رُک گیا ہے ہم اس روڈ کو بلاک کر دیں گے۔ سر! یہ دو مسئلے ہمارے بہت اہم ہیں جو روڈ کا مسئلہ ہے اس پر میں وزیر اعلیٰ صاحب اور اسمبلی ممبر ان کے توسط سے یہ request کروں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی آپ کا پوائنٹ on the record آ گیا وزیر آبپاشی وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں لے آئیں گے کیسکو والوں سے بات ہو گی منسٹر صاحب! آپ سی ایم صاحب کے نوٹس میں یہ بات لے آنا۔

وزیر مال: ٹھیک ہے جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی وزیر آبپاشی۔

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آبپاشی و برقیات): جناب سپیکر صاحب! جب پرائم منسٹر صاحب کوئٹہ آئے تھے تو لوڈ شیڈنگ کے بارے میں ان سے بات ہوئی تھی۔ پہلے دس گھنٹے بجلی جاتی تھی اب میرے خیال میں چار گھنٹے۔ جناب سپیکر صاحب! دوسری بات جو میرے علاقے کے حوالے سے ہے جس کو میں بہت اہم سمجھتا ہوں ایک لیٹر کی کاپی مجھے ڈائریکٹر کالجز کی طرف سے ملی ہے ہمارے خضدار میں تقریباً 17 لیکچررز ان کو وزیر صاحب نے مختلف کالجوں میں ٹرانسفر کیا ہے آج اخبارات میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ بلوچستان ریزیڈنشل کالج (بی آر سی) کے اسٹوڈنٹس نے اخباری بیان بھی دیا تھا کہ ہمارے کالج کو بند کیا جا رہا ہے۔ ایک شخص کی حرکت کی وجہ سے خضدار میں سینکڑوں طلباء کی تعلیم کا ضیاع ہو رہا ہے جناب سپیکر صاحب! میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف

سے گزارش کرتا ہوں کہ خضدار بی آر سی کے یا دوسرے ہمارے بلوچ یا پشتون لیکچررز کوئٹہ سے اگر وہاں پر جائیں کیونکہ بچوں کے سالانہ امتحانات ہو رہے ہیں ان کا سال ضائع ہونے کا خطرہ ہے وہ اس مسئلے پر کچھ اظہار خیال فرماہیں گے مہربانی۔

جناب سپیکر: جعفر صاحب! آپ کا مسئلہ بھی اسی سے related ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب زمرک اچکزئی صاحب نے چمن روڈ کی بات کی ہے اس کے ساتھ قلات روڈ بھی ہے جس پر ہمارے آدھے ممبران صاحبان سفر کرتے ہیں واقعی انہوں نے بڑی کوششیں کی ہیں اسلام آباد بھی گئے ہیں یہاں پر بھی چیئر مین سے ملے ہیں لیکن ابھی تک اس کام کے لیے ایک روپیہ بھی release نہیں ہوا ہے۔ ایشین بینک کا کہنا ہے کہ میں ڈائریکٹ نہیں دوں گا اسکا جو پروسیجر ہے اس میں پھر ایک مہینہ لگ جاتا ہے چیئرمین صاحب اور منسٹر صاحب نے یہاں جو بھی باتیں کیں وہ سب سفید جھوٹ تھیں واپڈا والوں نے بھی بتایا کہ ہم کو اوپر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ سے یہ ہدایت ہے کہ آپ پروسیسنگ slow کر دیں تا کہ بلنگ کم آ جائیں جب تک اوپر سے اسکی پروسیسنگ صحیح نہیں ہوگی اس کام کے لیے میں حقیقت سے اس وجہ سے بول رہا ہوں کہ اس کا تعلق میرے رشتہ داروں کے ساتھ ہے بلکہ مجھے بعض اوقات آ کر منتیں کرتے ہیں یا لوگ جو بات کرتے ہیں کہ ہمارے نام بھی اس میں آ جائیں اس کے ماسوا میں اس پوائنٹ کی وضاحت کرنے والا تھا کہ وفاقی گورنمنٹ نے جس طرح پچھلے سال 42 ارب روپے کی commitment کی تھی اس میں سے 21 ارب روپے کم دیئے وہ ایک plan and process کے تحت کم دیئے ایسا نہیں کہ اچھا ہوا وزیر خزانہ بیٹھے ہوئے ہیں چیف منسٹر گئے انہوں نے کہا کہ ہم اس دوران جون تک maximum release کر دیں گے جو رہ جائے گا وہ اگلے سال جون میں پھر کر دیں گے۔

جناب سپیکر: دیکھیں جعفر صاحب! آپ کی بات on record آ گئی سی ایم صاحب نے نوٹ کیا ہوگا۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! مجھے اس کے اوپر تفصیل سے بولنے دیں؟

جناب سپیکر: دیکھیں جعفر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر پر اتنی تفصیل نہیں ہوتی اس کے لیے آپ adjournment لے آتے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: آپ مجھے کیا سکھائیں گے خدا کے لیے جناب! میں بتا رہا ہوں کہ آپ کی پوری اسمبلی پوائنٹ آف آرڈر پر چل رہی ہے۔ ملک صاحب! آپ کا point بالکل صحیح ہے لوگوں کو انتہائی تکلیف ہے جب تک اسلام آباد سے اس میں ہل جل نہیں ہوگا اس وقت تک یہ کام آگے نہیں چل سکے گا چاہے ٹرانسپورٹرز

ہڑتال کریں جو کچھ بھی کریں کچھ نہیں ہوگا آپ لوگوں نے پہلے بھی بڑی کوشش کی ہے اور لوگوں نے اسکو appreciate بھی کیا ہوا ہے اس کی سر! وضاحت کرنی تھی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے سردار ثناءاللہ صاحب! آپ بولیں۔

سردار ثناءاللہ زہری (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): Thank you جناب سپیکر صاحب! جیسے میرے دوست سردار اسلم صاحب، جعفر مندوخیل صاحب اور زمرک بھائی نے کہا کہ بلوچستان کے ہمارے مختلف ایشوز ہیں ان پر ہم اسمبلی میں بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں کچھ تجاویز دینا چاہتا ہوں کیونکہ ہمارے پاس حزب اختلاف نہیں ہے تو میں تجویز یہ دونگا کہ پچھلے ادوار میں یہاں پر گھنٹہ دو گھنٹے زیرو ہاورز رکھے جاتے تھے مختلف ایشوز کیلئے اور بلوچستان کے مختلف ایشوز تھے لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ یا دوسرے جیسے واپڈا تھی روڈ تھا بجلی کا مسئلہ تھا جیسے جعفر بھائی نے کہا ان پر بحث کی جاتی تھی تو میری طرف سے ایک تجویز ہے اگر آپ آخری دنوں میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اگلے اجلاس میں اس سے پہلے قائد ایوان سے مشورہ کرتے ہیں۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی: آئندہ کے لیے میں ایک تجویز دے رہا ہوں کیونکہ اس وقت ہمارے پاس حزب اختلاف تو نہیں ہے تو اس کے لئے ایک دو گھنٹے ہم رکھ سکتے ہیں۔ جس طرح جعفر بھائی نے کہا کہ ہمارے روڈز کا مسئلہ واپڈا کا مسئلہ ہے خاص طور پر ہمارا جو بی آر سی خضدار ہے سردار اسلم نے جس پر بات کی ہے جس کو بند کیا جا رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! دو بی آر سیز ہیں ایک پشتون بیلٹ لورالائی میں ہے اور ایک خضدار میں ہے ایک تربت میں بھی ہے جناب! مکران بیلٹ کے بچے اس طرف ہیں لیکن خضدار مین سینٹر ہے حب ہے لسبیلہ ہے کچھ پشتون خضدار میں بھی ہیں۔ میرے خیال میں اس کے بند ہونے سے ہمارے بچوں کی ایجوکیشن متاثر ہوگی۔ اگر یہ کالج بند ہوا قائد ایوان صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان سے میں request کروں گا کہ وہ اس پر خاص توجہ دیں اس کالج کو بند نہ ہونے دیں اس سے ہمارے بچوں کا مستقبل تاریک ہوگا۔ باقی واپڈا اور روڈز کی بات ہے اس کے متعلق میں اور سی ایم صاحب کافی دفعہ گئے ہیں اور ہم نے بات کی ہے اس طرف بھی روڈوں کا بُرا حال ہے اور اُس طرف بھی۔ یعنی پشتون بیلٹ یہاں سے لیکر چمن تک ڈائیورشن ہے اور یہاں سے لیکر قلات تک۔ میرا خیال ہے صرف وہ روڈ جو جعفر خان مندوخیل کی فرم نے لیا ہوا ہے انہوں نے اس پر تھوڑا بہت کام کیا ہوا ہے باقی جو ہمارے حسنین گروپ والے تھے یا دوسرے تھے میں نے کہا کہ انکو بلیک لسٹ کر دیں وہ بلیک لسٹ بھی نہیں ہوئے۔ بلکہ سننے میں آیا ہے ان کو تو اور کچھ کام یہاں کرنے کو دیئے گئے ہیں اور پچھلے دنوں کچھ بڑے اعلیٰ عہدیداران کے والد کی وفات پر فاتحہ خوانی بھی کر رہے تھے یہ تو ان کے اپنے تعلقات ہیں کہ وہ گئے ہیں۔

میرے خیال میں آدھے سے زیادہ بلوچستان والے اس روٹ کو استعمال کرتے ہیں ہمارے پشتون بھائی بھی اس روٹ کو استعمال کرتے ہیں کوئٹہ سے وہ اسی روٹ پر جاتے ہیں۔ جناب سپیکر! بہت بُرا حال ہے لوگوں کی معیشت ختم ہو چکی ہے جو لوگ ویگنیں چلاتے تھے جو لوگ بسیں چلاتے تھے ڈائیورشن کی وجہ سے ان کی گاڑیاں ختم ہو گئی ہیں وہ قرض دار ہو گئے ہیں۔ چونکہ انہوں نے قسطوں پر گاڑیاں لی ہوئی تھیں اب وہ قسطیں دے نہیں سکتے ہیں وہ گاڑیاں اس روٹ پر چل نہیں سکتی ہیں تو میں کہوں گا کہ لوگوں کو اربوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔ ہم خود اپنی گاڑیوں میں جب اپنے علاقے کی طرف سفر کرتے ہیں تو بخدا ہم میں اتنی سکت نہیں ہوتی ہے کہ ہم دوسرے دن اپنے بیڈ سے اٹھنے کے قابل ہوں۔ تو یہ اہم مسئلہ ہے اور واپڈا کا جو مسئلہ ہے یہ بھی بڑا اہم ہے کیونکہ اس وقت ہمارا سیزن ہے ہمارے ٹیوب ویلوں کا مسئلہ ہے اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے۔ یہاں شہروں میں تو پتہ نہیں چلتا ہے جناب سپیکر! یہاں اکثریت دیہی علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں قائد ایوان کا تعلق بھی دیہی علاقہ سے ہے۔ شہروں میں تو واپڈا والے بجلی دے دیتے ہیں پتہ نہیں چلتا ہے لیکن جو ہمارے دیہی علاقے ہیں وہاں پر اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے سولہ سولہ گھنٹے بجلی نہیں ہوتی ہے۔ کئی دفعہ ان کے ساتھ بات کی ہے پھر سونے پر سہاگہ یہ ہے جناب سپیکر! کہ جتنے گھنٹے بجلی ہمیں دیتے ہیں اس میں اتنی fluctuation ہوتی ہے کہ اس سے پنکھا بھی نہیں چل سکتا تو وہ ٹیوب ویل کیا چلائیں گے۔ اس کی وجہ سے بھی لوگوں کی معیشت تباہ ہو رہی ہے۔ ایک تھوڑی سی وضاحت جناب! میں اور کروں گا پہلے ہمارے لوگوں کی معیشت گلہ بانی پر تھی لوگ جانور رکھتے تھے بیچ میں سات سال ڈراوٹ کی وجہ سے ان کے مال مویشی مر گئے تو انہوں نے اپنی زمینیں یا جو کچھ تھا سب بیچ کر ٹیوب ویل لگا لیے اب ہمارے دیہی علاقوں میں اسی فیصد لوگوں کا دارومدار ٹیوب ویلوں پر ہے۔ اگر ان کی معیشت اس طرح تباہ ہوتی رہی تو میں سمجھتا ہوں پھر یہاں سے لوگ نقل مکانی کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ میں آپ سے اور قائد ایوان سے رکوئیسٹ کرتا ہوں کہ یہ بلوچستان کے اہم مسئلے ہیں ان پر نوٹس لینے والی باتیں ہیں۔

جناب سپیکر: right دیکھیں سب پوائنٹ آف آرڈر پر آ جائیں گے۔ وقفہ سوالات شروع کریں۔ حبیب صاحب! آپ بات کریں پھر فنانس منسٹر صاحب جواب دیں گے اور ایجوکشن کی طرف سے ایجوکیشن منسٹر جواب دیں گے۔ جی

میر حبیب الرحمٰن محمد حسنی (وزیر بی۔ واسا): جناب والا! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے جیسے سردار صاحب نے بتایا ہے پتہ چلا ہے کہ بی آر سی خضدار بند ہو رہا ہے یا بی آر سی لورالائی وہ تو خضدار میں ہے۔ ابھی کوئٹہ کے کئی کالجز بند ہو رہے ہیں کل میری بات پولی ٹیکنک کالج کے پرنسپل سے ہوئی وہ بتا رہے تھے کہ یہاں پر

سول انجینئرنگ کیلئے ہمارے پاس صرف ایک ٹیچر رہ گیا ہے وہ بھی بند ہونے کے قریب ہے۔ میں سی ایم صاحب اور ایجوکیشن منسٹر سے رکوئیسٹ کرتا ہوں کہ اس پر نوٹس لیں اور ٹیچروں کو پروٹیکشن دیں۔ دوسرا مسئلہ وفاقی محکموں سے متعلق ہے جیسے واپڈا، NHA اور PTCL ان سب کا بُرا حال ہے۔ پچھلے دنوں واشک ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر وہاں ٹیلیفونوں میں معمولی سا fault تھا وہ پندرہ دن بعد جا کر ٹھیک ہوا ہے۔ یہی حال بجلی کا ہے بارہ بارہ گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہے اگر بجلی خراب ہو جائے تو اس کو ٹھیک ہونے میں پندرہ بیس دن لگتے ہیں تو اس میں وفاقی محکموں کو ہدایت کریں کہ وہ ان کا نوٹس لیں۔

جناب سپیکر: وزیر خزانہ! آپ قائد ایوان کے ساتھ میٹنگ میں اکثر اسلام آباد جاتے ہیں آپ اگر روڈز اور بجلی کے بارے میں جو وزیر اعلیٰ صاحب نے اقدامات کئے ہیں ذرا ہاؤس کو بتا دیں کہ وفاقی گورنمنٹ نے کیا کیا ہے۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر خزانہ): شکریہ جناب سپیکر صاحب! جیسے ہمارے معزز ممبر جعفر خان مندوخیل نے کہا سپیکر صاحب! آپ کی بات واقعی صحیح ہے جب ہم قائد ایوان کے ساتھ اسلام آباد جاتے ہیں تو ہماری NHA والوں کے ساتھ کافی میٹنگز ہوئی ہیں اور ان کے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے بھی اور سردار آصف علی صاحب سے بھی جو پی اینڈ ڈی وفاق کے منسٹر ہیں۔ سپیکر صاحب! پانچ چھ میٹنگز ہوئی ہیں ایک دفعہ سردار آصف صاحب کے ساتھ اس کے بعد NHA کے ارباب صاحب کے ساتھ وہ یہاں پر آئے تھے ہم چمن بھی انکے ساتھ اسی سلسلے میں گئے تھے جناب! میں آپ کو عرض کروں جو حسنین کمپنی ہے اس کو تو بلیک لسٹ کر دیا گیا ہے میں سردار صاحب کے نالج میں لانا چاہتا ہوں اس کے بعد مستونگ کا جو ٹھیکہ ہے وہ ٹیکس ریکس کمپنی کو دیا گیا ہے جس پر کام شروع ہے۔ تو جناب! مسئلہ یہ ہے کہ جتنی بھی ہماری میٹنگز اسلام آباد میں NHA والوں سے ہوئی ہیں۔ ہمارے صوبے کے لیے جو ایلوکیشن رکھا گیا تھا اس میں فنانس سست روی کا مظاہرہ کیا ہے جو ان کے پیسے تھے جعفر خان مندوخیل صحیح کہتے ہیں کہ وہ پیسے وقت پر نہیں دیئے گئے ہیں اس کے بعد ہماری میٹنگ NHA، فنانس اور سردار آصف علی کے ساتھ ہوئی انہوں نے کہا کہ ہر ماہ ایک بلین NHA کو دیں گے مگر اس پر بھی پورا نہیں اترے ہیں پھر ہماری جو آخری میٹنگ ان سے ہوئی میں نے اور سی ایم صاحب نے ان سے کہا کہ آپ نے جو commitment کی ہے وہ بھی پورا نہیں کر رہے ہیں اسمیں بھی انہوں نے تین بلین کم دیئے تھے پھر فنانس والوں کو سردار آصف علی نے کہا کہ یہ پیسے NHA کو ریلیز کر دیں تاکہ وہ یہاں کنٹریکٹروں کو دے دے اور کام ہو۔ اس کی بات واقعی صحیح ہے یہاں روڈ کافی عرصے سے خراب ہیں اور حادثات ہو رہے ہیں۔

ایک دفعہ میں اور نواب صاحب پرنس موسیٰ جان کے بڑے بیٹے کے فاتحہ پر قلات جا رہے تھے نواب صاحب کے بڑے بھائی محترم اسداللہ رئیسانی صاحب میری گاڑی میں بیٹھے ہوئے تھے وہاں پر شدید ایکسیڈنٹ ہوا اور میری گاڑی الٹ گئی اتنا گردوغبار تھا کہ گاڑی نظر نہیں آ رہی تھی تو جناب سپیکر صاحب! میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم جب بھی اسلام آباد گئے ہیں ان کے ساتھ میٹنگ کی ہے ابھی انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ اکیس ملین جو پچھلے سال کے تھے جو استعمال نہیں ہوئے تھے ہمارے وفاقی PSDP کے تھے ہم نے کہا آٹھ ملین ان میں سے دے دیں تا کہ ہمارے ان روڈوں کا مسئلہ حل ہو جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر خزانہ: جناب! دوسو میگا واٹ کا بجلی گھر کوئٹہ میں لگایا جائے گا۔

جناب سپیکر: یقیناً اس سے کافی فرق پڑے گا۔ بی آر سی کے متعلق ممبر صاحبان کے خدشات، وزیر تعلیم صاحب آگاہ کریں۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ بی آر سی خضدار پروفیسر خالد محمود بٹ صاحب کے قتل کے بعد وہاں سیٹلر اور دوسرے کیمونٹی سے تعلق رکھنے والے پروفیسرز صاحبان نے ایک درخواست دی ہے کہ ہمیں تحفظ نہیں ہے۔ تو وہاں ہمارے چودہ پروفیسرز اور لیکچررز تھے ان کو میں نے کوئٹہ کے مختلف کالجوں میں ٹرانسفر کیا ہے مستقل طور پر وہ ٹرانسفر نہیں ہو سکتے ہیں بی آر سی کے جو پرنسپل اور لیکچررز وہ صرف بی آر سی میں پڑھا سکتے ہیں۔ میرے پاس تین بی آر سیز ہیں تربت، خضدار اور لورالائی میں۔ تو صرف عارضی طور پر ان کو تبدیل کیا ہے ہم کالج بند نہیں کر رہے انشاءاللہ میری کوشش یہ ہے سردار ثناءاللہ زہری اور سردار اسلم بزنجو صاحب سے بھی بات ہوئی ہے کہ ہم وہاں پر کوشش یہ کریں کہ یہاں کے بلوچ جو یہاں پروفیسر ہیں ان کو بھیجیں اور ہم ایڈہاک پر بھی رکھ سکتے ہیں تو اس کا ہم بندوبست کر رہے ہیں۔ ایک میٹنگ نواب صاحب کے ساتھ ہمارے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی ہونی ہے اس کے بعد انشاءاللہ اس پر بحث ہو گی۔ دوسرا جیسا کہ حبیب صاحب نے پولی ٹیکنک کالج کے متعلق کہا ہے اس کی پوسٹ ایک تھی وہ اس سے ریٹائر ہو رہا ہے تو اس کے لئے ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہماری جو پوسٹیں ہوتی ہیں پروفیسرز اور لیکچررز کی وہ پبلک سروس کمیشن کے پاس عرصہ دارز سے pending پڑی ہیں اور ہم نے کیبنٹ میں متفقہ طور پر یہ منظور بھی کیا تھا کہ ہمیں ایڈہاک بنیاد پر لگانے کی اجازت دی جائے۔ کیونکہ بلوچ بیلٹ میں اب حالات مخدوش ہیں ان حالات میں وہاں جانے کے لئے کوئی تیار نہیں ہے۔ تو ہم ایڈہاک بنیاد پر وہیں سے لیکچرر، پروفیسر اور ایس ایس ٹی appoint کر سکتے

ہیں تو میں آپ سے گزارش کروں گا جب کیبنٹ نے ایک فیصلہ دیا ہوا ہے اس پر عمل درآمد کرانے کے لئے میں وزیراعلیٰ صاحب سے دوبارہ گزارش کرتا ہوں آپ کے توسط سے کہ جو کالجز ہمارے بند ہونے کو آ رہے ہیں یہ بند نہ ہوں اس میں ہمارے تمام ساتھی دلچسپی رکھتے ہیں ہمارے بچے پڑھائی میں دلچسپی رکھتے ہیں چند ایک لوگوں کیوجہ سے اگر یہ مسئلہ پیش ہو رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے تعاون سے اس ہاؤس کے تعاون سے اپنے ممبران کے تعاون سے انشاءاللہ کوئی کالج بند نہیں ہوگا۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی: میں شفیق صاحب کو اپنی طرف سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ ایڈ ہاک پر پروفیسرز نہ رکھیں۔ ہمارے پاس قبائلی لوگ ہیں جو اس وقت اٹھارہ بیس گریڈ میں ہیں میں ان کو provide کرنے کے لئے تیار ہوں ان کو appoint کریں۔ وہ وہاں کے قومی لوگ ہیں ان کے ساتھ وہ اپنا تحفظ کرنا بھی جانتے ہیں ایڈ ہاک کی ضرورت ہی نہیں ہے وہ already ایجوکیشن محکمہ میں کام کر رہے ہیں آپ ان کو لگا لیں۔ بلوچ قوم کے بہت سے لوگ ہیں جتنا چاہیں ہم ان کو دینے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: آپ فیزبلیٹی دیکھ لیں اور within rules ان کو کر لیں۔

وزیر تعلیم: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحبہ!

محترمہ روبینہ عرفان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جناب سپیکر! اسی سے منسلک ایک سوال ہے میں منسٹر ایجوکیشن سے پوچھنا چاہوں گی کہ بلوچستان میں غربت ہے ہمارے لوگ نوکریوں کے لئے ۔۔۔۔۔۔

Mr . Speaker: What is your point of order ?

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب! پرسوں ترسوں ایجوکیشن کے لئے نوکریاں اخبار میں آئی تھیں وہ کیوں کینسل کرائی گئی ہیں؟

Mr . Speaker: You are both part of government . جی ۔

وزیر تعلیم: جناب! میں اس کی تھوڑی سی وضاحت کر دوں۔ یہ appoint ہو چکے تھے مگر کچھ ساتھیوں نے کہا کہ ہمارے ساتھی لگنے چاہئیں میں نے مجبوراً یہ کیا کہ ان کو میں نہیں لگا سکتا ہوں چونکہ یہ لوگ میرٹ پر سلیکٹ ہو کر آئے ہیں اس پر سیکرٹری ایجوکیشن نے میرے پوچھے بغیر آرڈر کینسل کئے ہیں اس سے میرا تعلق نہیں ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! مجھے افسوس ہوا ہے کہ منسٹر صاحب کے علم میں نہیں لایا گیا ہے اور یہ

پوسٹیں کینسل کی گئی ہیں۔ یہ جمہوری اصولوں کے خلاف ہے۔

وقفہ سوالات

جناب سپیکر: جعفر صاحب! اپنا سوال پکاریں۔

☆90 شیخ جعفر خان مندوخیل:

کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان نے ملک کی تمام کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق دینے کا اعلان کیا تھا؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو صوبہ میں ابتک کل کسقدر کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق دیئے گئے ہیں۔ ضلع وار تفصیل دی جائے؟

وزیر بلدیات:

(الف) جی ہاں عزت مآب وزیر اعظم، اسلامی جمہوریہ پاکستان نے 29/مارچ 2008ء کو قومی اسمبلی میں خطاب کے دوران یہ اعلان کیا تھا کہ کچی آبادیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دینے کے لئے ایک پالیسی وضع کی جائے گی۔ اب تک اس پالیسی کو وفاقی حکومت مرتب کرنے میں مصروف ہے۔ البتہ حکومت بلوچستان اس بارے میں اپنی سفارشات وفاقی حکومت کو بھجوا چکی ہے۔

(ب) اس اعلان کے بعد سے اب تک صوبہ بلوچستان میں کسی بھی کچی آبادی کے مکینوں کو مالکانہ حقوق نہیں دیئے گئے۔ البتہ صوبائی حکومت کچی آبادیوں کی نشاندہی اور مکینوں کو مالکانہ حقوق، پالیسی کی منظوری اور اس میں دی گئی سفارشات کو مدنظر رکھتے ہوئے کریگی۔

جناب سپیکر: منسٹر لوکل گورنمنٹ کا ہے اللہ ان کو صحت دے۔ لاء منسٹر صاحبہ! Whom you assign this task ?

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب! ان کی پارٹی کے ممبر ہی جواب دے دیں۔ سینئر منسٹر کا حق تھا وہی بولتے وہ بھی یہاں پر نہیں ہیں۔

Mr . Speaker: No we know that Local Govt Minister is not well. some one should respond it .

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب! Every one is in the Govt ہم اس کی کیسے مخالفت

کر سکتے ہیں۔

Mr . Speaker: Law Minister should assist us .

وزیر قانون وپارلیمانی امور: جناب! میں جواب دے دونگی۔

جناب سپیکر: منسٹر لاء جواب دے دیگی۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور: کیونکہ میں اس کی تیاری کر کے نہیں آئی ہوں جناب! And I have not been appointed.

جناب سپیکر: آنریبل لاء منسٹر سے میری گزارش ہے Since you are holding the portfolio of parliamentary affairs and you have to assist on behalf of Govt . تو kindly چیف منسٹر صاحب سے ڈسکس کرلیں جب ایسی چیزیں آتی ہیں تو یہ clear ہوں۔ جی۔

Sheikh Jaffar Khan Mandokhail: Sir I am part of Govt.

مگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کے تمام affairs اس اسمبلی کے نوٹس میں آنے چاہئیں۔

Mr . Speaker: You have right to ask question . جی۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! میں نے یہ سوال اپنی ذات کے لئے نہیں صوبے کے لئے کیا ہے۔ بہت سے ایسے affairs ہوتے ہیں ایک منسٹری کو دوسری منسٹری کا پتہ نہیں ہوتا ہے تو سوال جو میں کرتا ہوں That is for the House. اور میں اس ہاؤس کو چلانے کے لئے کرتا ہوں افسوس یہ ہوتا ہے کہ منسٹر صاحب تنقید کرتے ہیں میں تین دن غیر حاضر رہا وہ میری انتہائی زیادہ فیملی مجبوری تھی اس لئے میں ہاؤس سے معذرت بھی کرتا ہوں۔ تو جناب والا! ہماری اس حکومت کا اگر آپ ریکارڈ دیکھ لیں کہ maximum سوالات کے جوابات ہی نہیں دیتے ہیں۔ باوجود یہ کہ اسمبلی سیکرٹریٹ ان کو سوال بنا کر آگے بھیج بھی دیا ہے اس پر وہ جواب نہیں دیتے ہیں کیا میں فرنٹیئر کے افتخار صاحب کی طرح سارا دن بیٹھ کر حکومت سے بات چیت کروں یا terrorist سے بات چیت کروں۔ جیسے وہ کرتے ہیں ماسوائے اریگیشن کے باقی تمام ڈیپارٹمنٹس جیسے پہلے کرتے صرف ایس اینڈ جی اے ڈی کے جوابات آئے تھے۔ اکثر ڈیپارٹمنٹ avoid کرتے ہیں جواب نہیں دیتے ہیں میری آپ سے رکوئیسٹ ہے اور چیف منسٹر If the Chief Minister is enjoying all the priviliges he should do his duty also .

جناب سپیکر: جعفر صاحب! میں آپ سے ایک اور گزارش کروں کہ اکثر وزراء صاحبان میرے پاس ایک بات لے کر آتے ہیں کہ آپ کے سوالات اتنے time consuming ہوتے ہیں کہ ہمیں کم از کم ایک سال جواب دینے کے لئے چاہیئے ہوتا ہے۔ آگے ایک سوال آئے گا اس پر ہم ڈسکس کریں گے تو انہوں نے بھی ہم سے رکوئیسٹ کی ہے کہ وہ ہم سے ایک خاص وقت کا پوچھ لیا کریں پورا محکمہ اس میں لگا رہتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب! اس کا جواب تو لکھا ہوا ہے اگر محترم ممبر اس پر ضمنی سوال کریں۔ You tell me honorable Mr. Speaker will I be able to answer that question.

جناب سپیکر: انہوں نے ابھی تک سوال نہیں کیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جو متعلقہ وزیر ہے وہی جواب دے سکتا ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! مجھے بات کرنے دیں میں اسمبلی چلانے کی بات کرتا ہوں اللہ میں نے آج تک یہ سوال نہیں کیا ہے کہ فلاں منسٹر میں یہ قصور ہے فلاں میں یہ قصور ہے ہاں میں ہاؤس کیلئے کرتا ہوں۔ ایجوکیشن منسٹر نے بارہ سو jobs اپنے حلقے میں کر لئے ہیں میرے سوال کا جواب دے گا تو اس کو پتہ چلے گا۔ اس میں آپ میری assist کریں کہ کیا میں اسمبلی کے تھرو کارروائی چلاؤں یا پریس کے تھرو؟ جیسے اپوزیشن چلاتی ہے وہ بھی میرے لئے مناسب نہیں ہے کیونکہ میری پارٹی اس حکومت کا حصہ ہے I respect the Govt. اگر منسٹر صاحب جواب نہیں دے سکتے ہیں یہ میں کہتا ہوں خصوصاً وہ منسٹر جو اپنی نااہلی کی وجہ سے یا اپنا جرم چھپانے کی وجہ سے جواب نہیں دیتے ہیں میں ان کے ساتھ آگے پریس کانفرنس کے ذریعے سوال جواب کروں گا یہ اسمبلی کا پلیٹ فارم پھر استعمال نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: جعفر صاحب! لوکل گورنمنٹ کے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے تو جواب آ گیا ہے ٹھیک ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: ٹھیک ہے جواب آ گیا ہے تو میں اپنا بھی قصور مانتا ہوں یہ تین چار دن میں مجبوری سے نہیں تھا میں نے اسمبلی سے معذرت کی کہ میں انتہائی فیملی matter میں گیا تھا۔ لیکن وزراء صاحبان حقائق کو چھپاتے ہیں جو خرابیاں کی ہوئی ہوتی ہیں وہ ان کو چھپاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جعفر صاحب! آپ کی بات ریکارڈ پر آ گئی آپ کا اس لوکل گورنمنٹ کے سوال پر کوئی ضمنی ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: اس میں میں شکر گزار ہوں منسٹر لاء و پارلیمانی آفیئرز کا حالانکہ وہ تیاری نہیں کر کے آئی ہیں پھر بھی انہوں نے یہ ذمہ داری اٹھائی میں زیادہ نہیں بولوں گا صرف اتنا کہوں گا کہ بلوچستان کی

کچی آبادیوں کو کب تک مالکانہ حقوق دیئے جائیں گے۔ کیا حکومت کا کوئی پروگرام ہے پورے پاکستان میں جو کچی آبادیاں ہیں اس پر عمل ہوا ہے اور بلوچستان اس پر کب عمل کرے گا؟

Min Law & Parliamentary Affairs: I not counsulted it .

آپ سی ایم صاحب کے چیمبر میں آجائیں ہم سی ایم سے اس کا جواب پوچھ کر آپ کو دے دیں گے۔

جناب سپیکر: فنانس منسٹر کے پاس کوئی انفارمیشن ہے؟

وزیر خزانہ: جناب! میں اپنے آنریبل ممبر جعفر خان مندوخیل کا جواب دیتا ہوں اسپیکر صاحب! جب میں پچھلے دور میں میں ریونیو منسٹر تھا تو کابینہ نے اس کی منظوری دی تھی اور اس پر کارروائی بھی ہوئی تھی جتنے بھی ہمارے ٹاؤنز کے مالکانہ حقوق ہیں ان ساروں کی کھتونی وغیرہ اس پر کافی کام بھی ہوا تھا ہمارے ڈیرہ مراد جمالی میں مجھ میں ہمارے جتنے بھی ٹاؤن شپ ہیں جنہوں نے سرکاری زمینوں پر مکانات بنائے ہوئے ہیں یہ مسئلہ 1970ء سے چلا آرہا ہے۔ کابینہ نے اس کی منظوری دی تھی اس کے لئے تین کرائیٹیر یا رکھے گئے تھے جو 2000 فٹ پر ہے اس پر کچھ ٹیکس لگایا تھا لیکن اس پر کچھ نہیں ہوا ہے اب جب موجودہ حکومت آئی ہے نواب صاحب کو کہہ دیں گے کہ اس پر کارروائی چلائیں تاکہ لوگوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: ok جعفر خان صاحب اپنا اگلا سوال پکاریں۔

☆91 شیخ جعفر خان مندوخیل:

کیا وزیر کیوڈی اے ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوئٹہ شہر کی روز بروز بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر محکمہ کیوڈی اے نے کوئٹہ شہر میں سیٹلائٹ ٹاؤن، چمن اور سمنگلی ہاؤسنگ اسکیمات کے علاوہ دیگر ہاؤسنگ اسکیمات بھی شروع کی ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان ہاؤسنگ اسکیمات کے نام اور ان کے ساتھ ساتھ رہائشی، کمرشل، پارک، اسکولوں اور ہسپتالوں کے لئے مختص کی گئی پلاٹوں کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر کیو ڈی اے:

(الف) کیوڈی اے نے سٹیلائٹ ٹاؤن، چمن اور سمنگلی ہاؤسنگ اسکیمات کے علاوہ اور بھی اسکیمات بنائی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ چلتن ہاؤسنگ اسکیم۔

2۔ چلتن ایکٹیشن ہاؤسنگ اسکیم۔

3۔ شالکوٹ ہاؤسنگ اسکیم۔

4۔ رخشان ہاؤسنگ اسکیم۔

5۔ کرانی ہاؤسنگ اسکیم۔

6۔ تختانی ہاؤسنگ اسکیم۔

(ب)

نمبر شمار	سکیم کا نام	رہائشی پلاٹوں کی تعداد	کمرشل سب بلاک شاپنگ سینٹر	پارک	سکول
1	چلتن ہاؤسنگ سکیم	303	1 (19 عدد دکانات)	1	2
2	چلتن ایکٹیشن ہاؤسنگ سکیم	443			
3	رخشان ہاؤسنگ سکیم	995	3	4	4
4	شالکوٹ ہاؤسنگ سکیم	912	2	4	2
5	کرانی ہاؤسنگ سکیم	192	4	4	1
6	تختانی ہاؤسنگ سکیم	1600	3	4	4

Mr . Speaker: Who deal QDA ? minister urban development Gujar Sahib!

جناب محمد اسماعیل گجر (وزیر شہری منصوبہ بندی و ترقیات): جناب! QDA میرا پورٹ فیلو نہیں ہے نہ میرا ڈیپارٹمنٹ ہے۔ کیونکہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001ء میں QDA سٹی گورنمنٹ کو دی گئی تھی جس کا چیئرمین سٹی ناظم ہے اور اس کا باقاعدہ ہائی کورٹ میں کیس چل رہا ہے اور میرے نوٹیفکیشن کو ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے اب کیس ہائی کورٹ میں لگا ہوا ہے اور لاء منسٹر کے نوٹس میں ہے میں نے سمری ان کو بھیجی ہے کہ ایڈمنسٹریٹو ڈیپارٹمنٹ اربن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کیو ڈی اے کا ہو جائے۔

جناب سپیکر: لیکن آنریبل منسٹر صاحب! ہمارے سیکرٹریٹ میں جو جواب پہنچا ہے وہ آپ کے دستخط سے آیا ہے۔

وزیر شہری منصوبہ بندی و ترقیات: میں نے تو اس طرح کی کوئی ڈیٹیل نہیں بھجوائی ہے۔ QDA رولز بزنس

کے تحت اربن پلاننگ ڈیپارٹمنٹ کا حصہ نہیں یہ لوکل گورنمنٹ کا حصہ ہے یہ سوال سٹی ناظم سے تعلق رکھتا ہے مجھ سے نہیں۔ جب تک QDA اربن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ شامل نہیں ہو جاتی۔ مجھ سے نہیں ہے یا جب تک کورٹ کا فیصلہ نہیں آتا۔

جناب سپیکر: دیکھیں منسٹر صاحب! یہ صرف اس اسمبلی کا مسئلہ نہیں ہے پچھلے پانچ سال کی اسمبلی میں بھی QDA کا یہ مسئلہ آیا تھا لیکن میری گزارش یہ ہے کہ اس وقت بھی جو چیئر پر تھے ان کی یہی رولنگ تھی کہ گورنمنٹ آف بلوچستان چاہے وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہو یا کوئی بھی ہو۔ وہ حکومت بلوچستان کے تحت آتی ہے یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہے اور اس اسمبلی کو حق ہے ہر چیز پوچھنے کا۔

وزیر شہری منصوبہ بندی وترقیات: میں یہی کہہ رہا ہوں سیکرٹری لاء بیٹھے ہوئے ہیں آپ پوچھ سکتے ہیں یہی مسئلہ ہوا ہے۔ آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ حکومت بلوچستان کا حصہ ہے جبکہ کورٹ نے منع کر دیا ہے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001ء کے سیکشن 182 کے تحت یہ حصہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جعفر صاحب! آپ کو یاد ہوگا پچھلی اسمبلی میں بھی یہ مسئلہ آتا رہا ہے خاص کر QDA وغیرہ کا۔ اس اجلاس کے بعد میں قائد ایوان سے ملتا ہوں اور ان سے گزارش کرتا ہوں کہ چاہے کیوڈی اے ہو یا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کوئی بھی ہو وہ اس بلوچستان اسمبلی کو جواب دہ ہے۔ تو یہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ QDA ہو یا کوئی اور محکمہ ہو وہاں کوئی گڑبڑ ہوتی ہے تو بلوچستان اسمبلی میں اس کو کوئی نہیں پوچھ سکتا۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! سٹیٹ کے اندر اس کی کوئی سٹیٹ تو نہیں ہے ہر ایک جواب دہ ہے۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی: جناب! پرویز مشرف کی جو باقیات ہیں ان کو ختم ہونا چاہئے انہوں نے تو سٹیٹ کے اندر بہت ساری سٹیٹ بنائی ہوئی ہیں۔ ہر ڈسٹرکٹ میں ہمارے اپنے لوگ ناظمین میں ہیں لیکن ہم اس لئے ان کے خلاف ہیں کہ انہوں نے آوے کا آوا بگاڑ دیا ہے اور اس وقت بلوچستان اسمبلی یہ سب سے معتبر ادارہ ہے اس پر ہم سب کو سوچنا چاہئے اور حقیقت یہ ہے اب کسی کو کسی کے اختیارات کا پتہ نہیں ہے جو پرویز مشرف نے کیا ہے۔

جناب سپیکر: جعفر صاحب! اس سوال کو ہم مؤخر کرتے ہیں اور ہم سی ایم صاحب سے ملتے ہیں۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی: جناب! ایک منٹ ہمیں اس پر سنجیدگی سے سوچنا ہوگا اور حقیقت بھی یہ ہے جیسے گجر صاحب کہہ رہے ہیں کہ سٹی گورنمنٹ اپنا چلا رہی ہے پراونشل گورنمنٹ اپنا چلا رہی ہے جیسا کہا گیا ہے سٹیٹ کے اندر سٹیٹ بنی ہوئی ہیں یہاں پر ہر ایک کہتا ہے پاور میرے پاس ہے ڈی سی او کو پتہ نہیں ہے کہ پاور

کمشنر کے پاس ہے کس کے پاس ہے کمشنر کو اپنے اختیارات کا پتہ نہیں ہے ای ڈی او بنا دیئے ہیں ڈی ڈی او بنا دیئے ہیں ڈی پی او بنا دیئے ہیں اس پر ہم جو سینئر ساتھی ہیں یا جو ہماری اسمبلی ہے اس کو سوچنا چاہیئے کہ یہ جو سسٹم چل رہا ہے بالکل ناکام ہو چکا ہے اور ناکامی کی طرف چلا گیا ہے۔ اس سے بالکل سارا پاکستان خصوصاً جو بلوچستان کا معاشرہ ہے وہ بگڑ چکا ہے اور یہاں پر لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ خراب ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ سردار صاحب! آپ کا پوائنٹ ریکارڈ پر آ گیا۔ جعفر صاحب! میری جو ذاتی رائے ہے جب سے یہ لوکل گورنمنٹ سسٹم آیا ہے جتنے بھی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے آفس ہیں وہ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے تھرو کام کرتے ہیں۔ اصولاً تو لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی یہاں اس کا ذمہ دار ہونا چاہیئے اور اسمبلی میں وہ جواب دے۔ We discuss with the C.M اور اس کا کوئی حل نکالتے ہیں۔ تا کہ آئندہ اسمبلی میں یہ confusion نہ ہو۔ جی گجر صاحب! یہ کلیئر ہو گیا۔ We have done this اس سوال کو ڈیفر کر دیتے ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! میں آپ کی اجازت سے ہاؤس کے نوٹس میں لاتا ہوں یہ سوال تو دوبارہ آ جائے گا اس کے بعد جو بھی ہماری اسکیمات بنی ہیں پہلے سے GOR میں بھی ایک پرائمری سکول ہے۔ اور چھوٹی چھوٹی جو سکیمیں ہیں جن میں پچاس پچاس گھر ہیں ان میں بھی سکول ہیں۔ ادھر جو آپ کی نئی سکیمیں بنی ہوئی ہیں آپ کی اور ہاؤس کی معلومات کے لئے عرض ہے ان کی جب پلاننگ ہوتی ہے فیزبلٹی پلان ڈیکلیئر کر دیتے ہیں بعد میں ان کو کنورٹ کر کے commercial residence کے حساب سے بیچ دیتے ہیں آبادی suffer کرتی ہے منسٹر ایجوکیشن تو یہاں نہیں ہے میں سمجھتا ہوں آپ ان کو اتنا تو آرڈر کر دیں کہ جو پلاٹس ابھی بھی بچے ہوئے ہیں اگر آپ اس کی تفصیل میں چلے جائیں ہال کے قریب ایک سکول کا پلاٹ رکھ لیتے ہیں باقی ساری اسکیم بیچ دیتے ہیں۔ اسکیمات میں جو عوام کی فلاح کے پلاٹس ہیں ان کو secure کیا جائے اور پراونشل گورنمنٹ کے حوالے کیا جائے تا کہ اس پر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سکول یا صوبائی حکومت اس پر پارک بنا دے یہ جناب! ہوتا رہا ہے۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی: میں جعفر خان کی بات کی تائید کرتا ہوں بہت سے اور بھی گھپلے ہیں۔

جناب سپیکر: دیکھئے پہلے یہ decide ہو جائے حکومت کے جو بھی ادارے ہیں وہ accountable ہیں وہ جواب دہ ہیں اس ہاؤس کے سامنے۔ اس کے متعلق کوئی اور رائے نہیں ہے اس کا طریقہ کار نکالنا ہے۔ قائد ایوان سے بات کریں گے ٹھیک ہے۔ Ok. Thank you.

جناب سپیکر: جعفر صاحب! آپ کے اگلے تین سوالات ہیں سی اینڈ ڈبلیو کے متعلق اس کے جوابات نہیں آئے ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! میں نے پہلے عرض کی تھی کہ جو محکمے ہیں ہمارے محترم وزراء صاحبان یا ان کی وزارتیں اسمبلی کی کارروائی کو پرا پر توجہ نہیں دی جاتیں ایک آدھ سوال شاید بڑا ہو وہ time consuming ہو Otherwise I do not think why they not bring it to the Assembly. شاید ان کی اپنی کمزوریاں ہیں جو اسمبلی کے نوٹس میں نہیں لانا چاہتے ہیں یا پھر اسمبلی کو اتنی اہمیت نہیں دیتے ہیں کہ ہم تو اسمبلی سے بالاتر ہیں کیونکہ آج کل تو ہر ایک نے جو وزیر یا ممبر بن گیا وہ یہ سمجھتا ہے (نعوذ باللہ) کہ اللہ کے برابر میری طاقت آ گئی ہے۔

جناب سپیکر: اس میں اُنکی طرف سے ایک request آئی تھی کہ time consuming ہے کیونکہ جیسا ایک سوال ہے غالباً آپ نے کوئی پورے بلوچستان کی کولیز کی تعداد پوچھی ہے ڈسٹرکٹ وائز نام اور ولدیت Something like that , definitely it is the time consuming question.

شیخ جعفر خان مندوخیل: ذرا آپ سیکرٹری اسمبلی سے ان کی تاریخ پوچھ لیں کہ پہلے اُنہوں نے کس وقت بھجوائے ہیں یعنی 14 / اپریل کو مؤخر شدہ جو تھے پھر دوبارہ ان کو بھجوایا ہے۔

جناب سپیکر: میں نے اپنے سیکرٹریٹ کو کہا ہے اس کو expedite کروائے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: نہیں اسمبلی سیکرٹریٹ نے ٹائم پر بھجوائے ہیں اُنہوں نے اتنا ٹائم نہیں لیا ہے maximum ہفتہ دس دن لئے ہونگے اُن کو پرنٹ کرنے کے لیکن آپ اس کا ٹائم دیکھیں کہ کیا اس ٹائم میں وہ جواب نہیں دے سکتے ہیں میرا question یہ ہے کہ یہ بھی ایک بہانہ ہے اتنے لمبے عرصے میں آخر آپ اس سے پہلے اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر رہے ہیں اور ہمارے ساتھ سینئر ممبران ہیں جو پانچ پانچ چھ چھ مرتبہ رہے ہیں ہمیشہ جوابات لمبے بھی آتے رہے پلندے بھی آتے رہے۔ میں خود بھی منسٹر رہا ہوں کئی ڈیپارٹمنٹس کا میں بھی لمبے جوابات دیتا تھا کیونکہ لمبے جواب میں پوری تفصیل آپ کو ملتی ہے Otherwise وہ شارٹ جواب دے دیں ہاں یا نا اُس میں تفصیل نہیں ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: لیکن ہوسکتا ہے اس میں time consuming بھی ہوتے ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: تو اس وجہ سے میں سمجھتا ہوں چیف منسٹر صاحب سے بھی میری یہ request ہے غالباً اُدھر بیٹھے ہونگے۔ اسمبلی میں بیٹھیں آپ دیکھیں پرائم منسٹر ہمیشہ بیٹھے ہوتے ہیں شہباز شریف ہمیشہ

بیٹھے ہوتے ہیں، یہ چیزیں اُن کے نوٹس میں لے آئیں گے وہ منسٹر کو کہہ دیں گے کہ آپ نہیں کر سکتے ہیں خداحافظ میرے ساتھ 54 منسٹرز ہیں میں کسی اور کو یہ محکمہ دے دونگا تو یہ میری چیف منسٹر صاحب سے request ہے کہ وہ اسمبلی میں موجود رہیں۔

جناب سپیکر: آپ اس طرح کے مسئلے کھڑے نہ کریں آپ کے سوالوں کا جواب دینگے آپ کے جواب نہ دینے سے اُن کی وزارت نہ چھینیں، چلیں سی اینڈ ڈبلیو کے Question No 93 , 94 and 112 for next session , Question hour is over کو ڈیفر کرتے ہیں . سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

جناب محمد آعظم داوی (ایڈیشنل سیکرٹری، لیجس): محترمہ شمع پروین مگسی صاحبہ وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی، ناسازی طبیعت کی وجہ سے آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتیں لہٰذا انہوں نے آج کی نشست سے رخصت کی استدعا کی ہے۔

میر غلام جان بلوچ وزیر ماحولیات، اپنے حلقہ انتخاب کے دورے پر ہونے کی وجہ سے آج کے اجلاس سے انہوں نے رخصت کی استدعا کی ہے۔

میر حمل کلمتی وزیر ماہی گیری، ایک ضروری میٹنگ کے سلسلے میں کراچی گئے ہوئے ہیں لہٰذا آج کے اجلاس سے انہوں نے رخصت کی استدعا کی ہے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ (رخصتیں منظور ہوئیں)

رخصت منظور ہوئی۔ شیخ جعفر خان مندوخیل، میر ظہور حسین خان کھوسہ اور نوابزادہ طارق مگسی صاحب میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ تحریک التوا نمبر 1 پیش کریں۔ جی

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی: کوئی کام ہے ضرور مجھے جانا تھا تو اس کو اگر بعد میں کرلیں۔

جناب سپیکر: اگر محرکین اجازت دیں جعفر صاحب! اگر اس کو ہم بعد میں takeup کریں چونکہ منسٹر ایس اینڈ جی اے ڈی نے جانا ہے تو وہ اپنے بل پیش کریں سرکاری کارروائی ہم کرکے پھر آپ تحریک لے آئیں ٹھیک ہے ok سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اس کے بعد تحریک کو لینگے۔

سرکاری کارروائی برائے قانون سازی

(1) وزیر اعلیٰ بلوچستان اور صوبائی وزراء کے(مشاہرات ،مواجبات و استحقاقات) کا (ترمیمی)

مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2009ء)۔

جناب سپیکر: وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی وزیر اعلیٰ بلوچستان اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2009ء) کے متعلق تحریک پیش کریں۔

سردار ثناء اللہ زہری (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2009ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب سپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: وزیر اعلیٰ بلوچستان اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2009ء) کو زیر غور لایا جاتا ہے۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی وزیر اعلیٰ بلوچستان اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2009ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی: میں وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی تحریک پیش کرتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2009ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: وزیر اعلیٰ بلوچستان اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2009ء) منظور ہوا۔

(2) بلوچستان اسمبلی کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2009ء)۔

جناب سپیکر: وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی بلوچستان اسمبلی کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے (مشاہرات، مواجبات و

استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2009ء) کے متعلق تحریک پیش کریں۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی: میں وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان اسمبلی کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2009ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب سپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ کیونکہ ہماری باری پر آوازیں کم آ رہی ہیں۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: بلوچستان اسمبلی کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2009ء) کو زیر غور لایا جاتا ہے۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی بلوچستان اسمبلی کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2009ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی: میں وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی تحریک پیش کرتا ہوں کہ اراکین بلوچستان صوبائی اسمبلی کے مشاہرات، مواجبات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کو چھوڑ رہے ہیں آپ غلط پڑھ رہے ہیں۔

Min. S&GAD: Sorry sir!

جناب سپیکر: یہ سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے متعلق ہے آپ ذرا غور سے پڑھیں۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی: میں وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان اسمبلی کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2009ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ جی جعفر صاحب!

شیخ جعفر خان مندوخیل: ہمیشہ جب ہماری اسمبلیاں dissolve ہوتی ہیں تو سب سے پہلے ایک الزام ہمارے اوپر یہ ہوتا ہے کہ قانون سازی proper طریقے سے نہیں کی گئی یعنی جو بھی قانون اسمبلی پاس کرتی ہے

وہ اُس کو پراپر ٹائم پر اور پراپر amendments کر کے اُس کو نہیں لے آتے ہیں ہماری بلوچستان اسمبلی کو اس وقت سوا سال سے زیادہ ہو گیا ہے جو بھی ہمارے bills آتے ہیں یا دیگر تحاریک اُن کو ہر چیز سے مستثنیٰ کرا کر ہم منظور کر دیتے ہیں Because you have the majority تو definitely ہاؤس اُن کو منظور کرے لیکن طریقہ کار اس کا یہ نہیں ہے۔ طریقہ کار یہ ہے کہ کمیٹیاں بنیں کمیٹیوں میں جا کر کے اسمبلی کی جو کمیٹی ہے وہ ان کی باقاعدہ چھان بین کرے تو اگلے دن یا اگلے سیشن میں چار دن، چھ دن میں اُس کو لا کر کے پراپر طریقے سے with the recommendations طریقہ کار کے مطابق میں سمجھتا ہوں کہ کمیٹیاں بنیں بل قانون کے مطابق آتا ہے وہ طریقہ کار اختیار کیا جائے۔ نہ کہ اس کے لئے بلکہ تمام قانون سازی کے لئے .It will be better کیونکہ ہم تو نالیوں اور روڈز پر گھنٹوں بحث کرتے ہیں اصل میں یہ اسمبلی قانون سازی کے لئے وجود میں آئی ہے کہ قانون بنائے گی۔ اس کو بغیر غور خوض کے ہم منظور کر دیتے ہیں میں سمجھتا ہوں یہ روایت ختم ہونی چاہیئے آئندہ آپ اجلاس بلا کر اسمبلی کی کمیٹیاں بنائیں جو بھی بناتے ہیں۔ پچھلے سال جام صاحب بھی اسی طرح گھبرا رہے تھے ڈیڑھ سال تک انہوں کمیٹیاں نہیں بنائی تھیں میں اس کے ساتھ بیٹھا مولانا واسع اور دوسرے چند سینئر کے ساتھی بیٹھے دوسرے دن تمام چیزیں notify ہو گئیں۔ پھر ایک پروسیجر اور طریقہ کار کے مطابق وہ معاملہ شروع ہو گیا تھا۔ میرا بیشتر وقت اس اسمبلی میں گزرا ہے اور میں دیکھتا رہا ہوں ہم اسمبلی پروسیجر کے مطابق چلائیں تو کم از کم لوگ ہمیں اس بات پر ملامت نہیں کریں گے کہ قانون سازی کی تو بات نہیں کی سارا دن روڈ اور نالیوں کی بات اسمبلی میں کرتے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ٹھیک ہے اسمبلی کی کمیٹیاں بننی چاہئیں۔ اس کیلئے منسٹر ایس اینڈ جی اے ڈی نے اس لئے exemption مانگی تھی کہ کمیٹیاں نہیں ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: میں منسٹر کی بات نہیں کر رہا ہوں میں رولز اینڈ پروسیجر کی بات کر رہا ہوں۔ اور آپ سے رکوئیسٹ کر رہا ہوں اور وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ رکوئیسٹ کر رہا ہوں کہ کمیٹیاں بنائی جائیں۔

جناب سپیکر: یقیناً وزیر اعلیٰ صاحب اس کو کریں گے۔ تحریک پیش ہوئی۔ سوال یہ ہے کہ تحریک کو منظور کیا جائے؟

(تحریک منظور ہوئی)

بلوچستان اسمبلی کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے (مشاہرات، مواجبات واستحقاقات کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2009ء) منظور ہوا۔

(3) اراکین بلوچستان صوبائی اسمبلی کے (مشاہرات ،مواجبات) کا(ترمیمی)مسودہ قانون مصدرہ 2009ء(مسودہ قانون نمبر5 مصدرہ 2009ء)۔

جناب سپیکر: وزیرایس اینڈ جی اے ڈی اراکین بلوچستان صوبائی اسمبلی کے (مشاہرات ،مواجبات) کا (ترمیمی)مسودہ قانون مصدرہ 2009ء(مسودہ قانون نمبر5 مصدرہ 2009ء) کے متعلق تحریک پیش کریں۔

وزیرایس اینڈ جی اے ڈی: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اراکین بلوچستان صوبائی اسمبلی کے (مشاہرات ،مواجبات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء(مسودہ قانون نمبر5 مصدرہ 2009ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب سپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اراکین بلوچستان صوبائی اسمبلی کے (مشاہرات ،مواجبات) کا (ترمیمی)مسودہ قانون مصدرہ 2009ء(مسودہ قانون نمبر5 مصدرہ 2009ء) کو زیر غور لایا جاتا ہے۔

اراکین بلوچستان صوبائی اسمبلی کے (مشاہرات ،مواجبات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر5 مصدرہ 2009ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیرایس اینڈ جی اے ڈی: میں وزیرایس اینڈ جی اے ڈی یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اراکین بلوچستان صوبائی اسمبلی کے (مشاہرات ،مواجبات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء(مسودہ قانون نمبر 5 مصدرہ 2009ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟

(تحریک منظور ہوئی)

اراکین بلوچستان صوبائی اسمبلی کے (مشاہرات ،مواجبات) کا (ترمیمی)مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر5 مصدرہ 2009ء)منظور ہوا۔

جناب سپیکر: جی جعفر خان صاحب! آپ کی تحریک التوا ہے۔

تحریک التوا نمبر1

شیخ جعفر خان مندوخیل: ہم اسمبلی قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک التوا کا نوٹس دیتے ہیں۔

تحریک یہ ہے کہ معاہدے کے تحت بلوچستان کو پٹ فیڈر کینال سے 6 ہزار 7 سو کیوسک پانی ملنا چاہیے جبکہ کیرتھر کینال سے معاہدے کے تحت بلوچستان کو 24 سو کیوسک پانی ملنا چاہیے۔ لیکن اس کے برعکس بالترتیب پٹ فیڈر کینال سے 4 ہزار 5 سو کیوسک کیرتھر کینال سے 14 سو کیوسک پانی مل رہا ہے جبکہ شاہی کینال سے 14 سو کیوسک پانی ملنا تھا وہ مکمل طور پر بند کردی گئی ہے جس پر وزیراعلیٰ بلوچستان نے صوبہ پنجاب اور سندھ حکومت سے احتجاج کیا (اخباری تراشہ منسلک ہے) لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم عوامی نوعیت کے مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب سپیکر: تحریک التوا نمبر 1 پیش ہوئی۔ جعفر صاحب! آپ اس کے محرک بھی ہیں کچھ اس پر بات کرنا چاہیں گے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! اس میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ بلوچستان میں ما سوائے orchard چھوٹے چھوٹے چشموں سے چلتے ہیں جو پشین، زیارت، قلعہ سیف اللہ، کھڈ کوچہ اور قلات میں ہیں۔ باقی ٹوٹل ہمارے بلوچستان کی زمینداری ٹیوب ویلز پر چلتی ہے جس پر ہمیشہ ورلڈ بینک کی تلوار آجاتی ہے کہ مزید قرضے بھی آپ نہ دیں کبھی دوسرے ڈونر کی تلوار آجاتی ہے کہ آپ مزید قرضے نہ دیں۔ نیچرل واٹر جو کینال واٹر سے آبپاشی ہوتی ہے وہی منافع بخش بھی ہوتی ہے ہمارے پورے صوبے میں نصیر آباد، جعفر آباد، جھل مگسی اور آس پاس کے جو دوسرے علاقے ہیں وہ نہری پانی سے سیراب ہوتے ہیں۔ وہاں فصل بونے کا موسم آ گیا ہے کاشت ہو رہی ہے پانی ہے نہیں پتہ نہیں یہ کس طرح کریں گے آگے جو ہمارے کچھ بلوچستان میں زرعی آباد علاقے ہیں وہ اس سے تو آباد نہیں ہو سکتے ہیں جبکہ۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر خزانہ اور منسٹر مینارٹی صاحب! kindly اگر توجہ دیں۔ توجہ دیں پلیز۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت جو حالت کینال ایریا میں پٹ فیڈر، کیرتھر اور اوچ شاہی کی ہے ان ایریاز میں بالکل پانی نہیں ہے کم مل رہا ہے۔ ایک کینال تو انہوں نے بالکل بند کردی ہے ابھی کمال یہ ہے کہ کیرتھر کینال سے ہمیں 24 سو کیوسک ملنا تھا 13 سو مل رہا ہے اور اسی کی شاخ سیف اللہ کینال وہ سندھ میں پوری طرح چل رہی ہے۔ ان پر ہماری ناراضگی نہیں ہے خدا کرے ان کی آبادی ہم سے زیادہ ہو وہ ہم سے زیادہ غریب لوگ ہیں لیکن یہاں کے جو زمینداروں کے حقوق ہیں وہ ہماری اس حکومت کی ذمہ داری ہے اس اسمبلی کی ذمہ داری ہے۔ وزیراعلیٰ صاحب نے مہربانی کر کے personal contact کیا ہے چیف منسٹر کے ساتھ لیکن تا حال کوئی improvement نہیں

ہوئی ہے اگر یہ حال رہا تو آگے اور خراب ہوگا آپ تاریخ کے تناظر میں دیکھیں جو ہمارا شیئر تھا water accord1991 اس سے کم دیا گیا ہے کہ آپ کے پاس پانی کو absorb کرنے کا سسٹم نہیں ہے آپ اتنا ہی پانی absorb کر سکتے ہیں۔ آپ کا شیئر تو زیادہ بنتا ہے لیکن ہم آپ کو فی الحال اتنا پانی allocate کرتے ہیں آپ کی intake اتنی ہی ہے جو کینال ہے اسی کھاتے میں ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک کینال کو بند کردیا گیا دوسرے آدھی capacity پر چل رہی ہیں کیا وہ water accord1991 بھول گئے ہیں۔ پنجاب اور سندھ کے لئے تو لاکھوں کیوسک ہیں ہماری تو بہت کم requirement ہے اس پر بھی ہماری نیت خراب نہیں ہے۔ وہ اگر تھوڑی سی فراخ دلی کا ثبوت دیں تو یہ بلوچستان کا مسئلہ، جو انتہائی چھوٹا ہے اس کا تو 5% سے بھی کم حصہ ہے۔ جبکہ سندھ کا 90% حصہ اس سے سیراب ہورہا ہے پنجاب کا 90% حصہ اس سے سیراب ہورہا ہے۔ ہمارے 5% کا یہ حال ہے کہ ان کو پانی بالکل نہیں مل رہا ہے اس علاقے کے زمیندار بیٹھے ہوئے ہیں اس علاقے کے نمائندے بھی بیٹھے ہوئے ہیں اگر آپ اس تحریک کو منظور کرتے ہیں تو facts and figure بھی لے آئیں گے اس سے پھر صحیح صورت حال سمجھ آجائے گی۔ اس وجہ سے میری یہ رکوئیسٹ ہے کہ اس کو اگر ابھی بحث کے لئے منظور کرلیں اس پر ابھی ہم discussion کر کے قرارداد کی شکل دے دیں گے پھر سندھ اور پنجاب حکومت کو بھجوادیں گے۔ یہ مسئلہ اگر آپ دیکھیں قومی اسمبلی میں بھی اس پر بہت بحث ہوئی ہے پنجاب اسمبلی میں بھی اس پر بہت بحث ہوئی ہے سندھ اسمبلی میں بھی ہے حالانکہ major share وہ لے رہے ہیں پھر بھی ان کو گلہ ہے جبکہ ہمارا سات فیصد حصہ پانی ہے اس کا بھی آدھا دیا جارہا ہے۔ O.K. یہی میری رکوئیسٹ تھی بحث کے لئے منظور کرلیں مختصر بحث کر کے اس کو قرارداد کی shape میں بھیج دیں گے۔

جناب سپیکر: میں اس میں گورنمنٹ کا موقف اریگیشن منسٹر سے لے لوں۔ Then we shall proceed further. جی! جعفر صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس کو قرارداد کی شکل دے کر ہم وفاقی گورنمنٹ کو بھجوادیں آپ گورنمنٹ کا موقف بتائیں۔ Do you agree with this request or not. پہلے گورنمنٹ کا موقف آئے کہ وہ کیا کہتی ہے۔

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آبپاشی و برقیات): جناب! جعفر صاحب نے بہت اہمیت کا حامل مسئلہ اٹھایا ہے already اس پر آپ نے دیکھا ہوگا ہمارے وزیراعلیٰ صاحب نے سندھ حکومت سے احتجاج بھی کیا ہے اور ہماری already بات چیت چل رہی ہے۔ سیکرٹری اریگیشن سندھ سے کل ہماری بات چیت ہوئی تھی مسئلہ یہ

ہے کہ اس دفعہ پانی کی شارٹیج صرف یہاں نہیں ہے بلکہ سندھ میں بھی ہے آپ ٹیلی ویژن اور اخبارات میں بھی دیکھ رہے ہیں پنجاب میں بھی بہت بڑا بحران ہے۔ لیکن میں یہ آپ کو بتاتا چلوں کہ پچھلے ان دنوں میں جو ہمیں پانی ملتا تھا آج ہمارا پانی اس سے زیادہ آ رہا ہے۔ جون کے آخر میں یہ مسئلہ ہو جاتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جو بات چیت چل رہی ہے اس میں شاید پانی کا مسئلہ دو چار دن میں حل ہو جائے کیونکہ اس سال اس علاقے میں گرمی بھی کم پڑی ہے اور گلیشیئر نہ پگھلنے کی وجہ سے اس علاقے میں پانی نہیں آیا ہے یہ پانی کی شارٹیج صرف بلوچستان میں نہیں ہے۔ جعفر صاحب نے کہا ہے کہ جو پانی ہے وہ انتہائی کم ہے ہم کہتے ہیں ہمیں پانی water accord کے مطابق ملنا چاہئے کیونکہ ان کا تو لاکھوں ہزاروں کیوسک پانی ہے ہمارا چھ سات ہزار کیوسک ہے سندھ اور پنجاب فراخ دلی کا مظاہرہ کر کے بلوچستان کو دیں۔ بلوچستان تو ویسے پسماندہ صوبہ ہے جیسے ایگریکلچر کی حالت جعفر صاحب نے بتائی چشموں اور ٹیوب ویل پر ہمارا گزارہ ہے کچھ ہمارے اضلاع پانی کے نہری نظام سے منسلک ہیں اگر ان اضلاع میں پانی کی کمی ہوئی تو شاید یہ کوئی پورا نہ کر سکے۔ پچھلے سال ان علاقوں میں چاول کی بہت اچھی فصل ہوئی تھی لیکن اچانک بارش ہوگئی جس سے زمینداروں کو کروڑوں اربوں کا نقصان ہوا تو میں یہ سمجھتا ہوں یہ مسئلہ دو چار دن میں حل ہونے والا ہے اگر جعفر صاحب اس پر زور نہ دیں۔ ویسے ہی ہم لوگوں نے یہ مسئلہ اٹھایا ہوا ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: میں سمجھتا ہوں کہ اگر بحث کر لیں مسئلہ سمجھ آ جائے گا۔

وزیر آبپاشی و برقیات: ہماری پوری حکومت اس پر لگی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جعفر صاحب! منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ Govt. is taking action.

وزیر آبپاشی و برقیات: ہماری بات چیت چل رہی ہے انشاءاللہ یہ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جب حکومت نے اس کا نوٹس لیا ہوا ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: میں نے تو اس کا تحریک التوا میں بھی ذکر کیا ہوا ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب کی مہربانی کہ انہوں نے بات کی ہے لیکن تاحال نہیں ہوا ہے۔

جناب سپیکر: یہ ساری چیزیں گورنمنٹ کے نالج میں ہیں۔ جی سلیم صاحب پھر رستم صاحب۔ مختصر بات کریں۔

جناب سلیم احمد کھوسہ: شکریہ جناب سپیکر! میں (ارسا) پر تھوڑا سا بولوں گا جناب! جیسے سردار صاحب نے فرمایا ہم اس سے بالکل متفق ہیں۔ لیکن اس وقت پنجاب ہمارے ساتھ جو زیادتی کر رہا ہے اس پر مجھے تھوڑا سا

بولنے دیں (ارسا) کے فیصلے کے مطابق وہاں پر ایک کینال ہے .CJ چشمہ جہلم بیراج۔ وہ ایک لنک کینال ہے جس میں 23 ہزار کیوسک پانی چلا جاتا ہے (ارسا) کے فیصلے کے مطابق اگر پاکستان میں دریاؤں کے اندر پانی کی شارٹیج ہوتی ہے تو یہ کینال بند ہونی چاہئیں جب تک دوسرے علاقوں میں پانی کی شارٹیج ختم نہ ہوجائے لیکن اس وقت ہمارے دریاؤں کے اندر پانی کی شارٹیج چل رہی ہے اس کے باوجود چشمہ جہلم کینال وہ اسوقت بھی چل رہی ہے اس کو بند ہونا چاہیے جس سے شاید ہمارے بیراجوں کا مسئلہ کچھ حل ہوسکے۔ اور دوسرا یہ ہے کہ بلوچستان کا ٹوٹل شیئر 20 ہزار کیوسک بنتا ہے لیکن ہمیں جو ملنا ہے وہ ٹوٹل 10 ہزار 5 سو 7 کیوسک ہے لیکن اس کے باوجود ہمیں 6 ہزار کیوسک مل رہا ہے 14 ہزار کیوسک ہمارا already شارٹیج میں جارہا ہے۔ یہ جو پنجاب سے آتا ہے اور سندھ والے ہمارے ساتھ زیادتی کرتے ہیں میں آپ کے توسط سے سردار صاحب سے کہوں گا کہ وہ اپنے محکمے کے لوگوں کو پابند بنائیں SE یا XEN وہاں جا کر موجود رہے چوبیس گھنٹے وہ وہاں پر موجود رہے اور دیکھے کہ ہمارے ساتھ کیا زیادتی ہورہی ہے اور ہمارے پانی کو سندھ کس طرح لے جارہا ہے۔ ہمارا بہت چھوٹا شیئر بنتا ہے لیکن اس کے باوجود ہمیں نہیں دیا جارہا ہے جیسا کہ سردار صاحب نے کہا کہ کچھ دنوں میں یہ شارٹیج ختم ہوجائے گی ہم بھی کہتے ہیں کہ ضرور ختم ہوجائے گی لیکن مسئلہ یہ ہے جناب سپیکر! اس وقت چاول کی بوائی کا موسم ہے اور یہ ایک بہت شارٹ ٹائم کے لئے ہوتی ہے بیس پچیس دن اگر گزر جائیں تو بہت بڑا نقصان ہونے کا اندیشہ ہے تو ہم اس وقت اس نقصان کی طرف جارہے ہیں اس کے لئے میں اس بات پر زور دونگا کہ اس وقت اس کینال کو بند کیا جائے جب تک شارٹیج ختم نہیں ہوتی ہے۔ اور دوسرا یہ کہ آپ اپنے لوگوں کو پابند بنائیں SE کو بجائے ڈیرہ مراد جمالی میں بیٹھنے کے گڈو بیراج جا کر بیٹھے۔ جہاں سے پانی آرہا ہے اس ٹائم XEN سندھ جو بڑے بڑے عہدے دار ہیں وہ وہاں موجود رہتے ہیں موجود رہنے کا فائدہ ان کو یہ ہوتا ہے کہ وہ ہمارے حصے کا پانی اپنی طرف لے جارہے ہیں اور ہم ایسے بیٹھے ہیں اور ایک بڑے نقصان کی طرف جارہے ہیں۔ نواب صاحب کا میں بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ذاتی دلچسپی لی ہے اور ایک ہزار کیوسک کا فرق پٹ فیڈر کینال میں پڑا ہے۔ لیکن اب بھی ہم ایک نقصان کی طرف جارہے ہیں اور چاول کی بوائی کا وقت بہت کم ہے۔ اس لئے ہمیں انتظار نہیں کرنا چاہیے ہمیں اپنا احتجاج ریکارڈ کرنا چاہیے جو ہمارا حق ہے وہ لینا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی رُستم جمالی صاحب!

سردارزادہ رُستم خان جمالی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): جناب! جیسا کہ جعفر خان صاحب اور سردار صاحب

نے آپ کو بتایا ہے یا سلیم صاحب نے جناب! کیرتھر کا ٹوٹل پانی 7 ہزار 2 سو کیوسک ہمیں ملنا چاہیے آج کی ریڈنگ کے مطابق پٹ فیڈر میں 5 ہزار کیوسک پانی چل رہا ہے 17 سو کیوسک پانی کم ہے۔ 24 سو کیوسک ہماری کیرتھر کینال کا ہے جو آج کی ریڈنگ ہے وہ 1 ہزار 40 کیوسک ہے اسمیں تقریباً ہزار کیوسک کم پانی ملتا ہے سندھ حکومت ہمارے ساتھ زیادتی کر رہی ہے۔ ہماری یہ دونوں نہریں سندھ کے ساتھ اٹیچ ہیں کیونکہ کمانڈ وہ کرتا ہے کل سی ایم صاحب سے بات ہوئی تھی ان کی مہربانی کہ انہوں نے مسئلہ ہمارا یہ پہنچایا ہے۔ گنداخہ تحصیل، اوستہ محمد تحصیل اور تمبو میں گزشتہ سال جو سیلاب آیا تھا اتنا پانی کھڑا تھا کہ اس میں فصلیں نہیں ہو سکی تھیں اور یہ بیج بونے کا موسم ہے اور بیج کی بوائی ان دنوں میں ہی ہوتی ہے ہمارے لوگ کر رہے ہیں۔ ابھی تک ٹیل تک پانی نہیں پہنچا ہے اور جن لوگوں نے ہینڈ پمپ سے اپنے بیج بوئے ہیں وہ پانی دے سکتے ہیں سندھ حکومت کہتی ہے کہ ہم آپ کو پورا پانی دے رہے ہیں ہماری سیف اللہ کینال جو کیرتھر کینال سے نکلتی ہے وہ سندھ کو سیراب کرتی ہے اور اس وقت وہ پوری چل رہی ہے اگر اس وقت اس کو پورا پانی دے رہے ہیں تو پھر کیسے کیرتھر اور پٹ فیڈر کو نہیں دیتے ہیں۔ وہ بھی تو کیرتھر سے نکلتی ہے۔ گڑنگ ایک جگہ ہے میں چیف منسٹر صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہاں رینجر یا ایف سی کو تعینات کی جائے تا کہ روزانہ کی ریڈنگ ہو وہ سندھ والوں کو بھی بتا سکے ہمیں بھی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے We are ready for this. thank you

وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن: جناب! جیسا کہ سلیم صاحب نے کہا سندھ والوں کے ساتھ بیٹھیں وہ ہمیں پورا پانی دے دیں پہلے ہی ہماری فصل پوری نہیں ہوئی ہے۔ اور بڑے زمیندار تو اسمیں گزارہ کر سکتے ہیں لیکن غریب جن کی دس یا پندرہ ایکڑ زمین ہے ان کا گزارہ نہیں ہوگا وہ تو خودکشی کرنے پر مجبور ہونگے۔

جناب سپیکر: جی نسرین کھیتران!

محترمہ نسرین کھیتران (صوبائی وزیر): جناب! میں آپکے توسط سے اپنے علاقے میں زیادتی کے سلسلے میں کہنا چاہتی ہوں کہ پولیس میرے گھر میں میرے علاقے میں ایک احمد خان نامی غریب ٹیچر کو پکڑ کر لے گئی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں آپ کا پوائنٹ سن لیتا ہوں پہلے اس کو dispose off کریں۔ آپ کو میں ٹائم دیتا ہوں۔

محترمہ نسرین کھیتران (صوبائی وزیر): وہاں لوگوں کو مارا جا رہا ہے آپ یہاں کارروئی کی بات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کارروائی طریقے سے کریں ہم پانی کی بات کر رہے ہیں بعد میں اور مسئلہ آئے گا پہلے ہم اس کو dispose off کریں. Then I will give you the time

محترمہ نسرین کھیتران (صوبائی وزیر): جناب! اس کے بعد مجھے بولنے کا موقع دیا جائے گا؟

Mr . Speaker: Then I wiil give you .

جی عمرانی صاحب! پانی کے مسئلے پر۔

بابو محمد امین عمرانی: شکریہ جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں پانی کے مسئلے پر جعفر مندوخیل کا مشکور ہوں کہ وہ پانی کے مسئلے پر ایک قرارداد لائے ہیں اور وزیر اعلیٰ صاحب نے جس طریقے سے اس مسئلے کو tackle کیا ہے مرکز اور صوبوں تک اس کے بھی ہم ممنون ہیں۔ جہاںتک پانی کی کمی کا سوال ہے جناب! اس وقت بیج بونے کا سیزن ہے ہر سال اس سیزن میں یہ ہوتا ہے کہ پینے کیا پانی ٹیل تک نہیں پہنچتا ہے۔ جہاںتک سیزن کا سوال ہے کچھی کینال، پٹ فیڈر کینال اور کیرتھر کینال کا جو ہمارا حق بنتا ہے اس وقت کچھی کینال نامکمل ہونے کی وجہ سے اس کا پانی اگر ہمیں پٹ فیڈر میں دے دیا جائے ٹیل تو کیا ہم جھل مگسی سے آگے تک آبادی کر سکتے ہیں ہمیں تو کچھی کینال کا پانی نہیں مل رہا ہے اور جو ہمارا اصل 6700 کیوسک پٹ فیڈر کا ہے اور 1400 کیوسک کیرتھر کینال کا ہے۔ جناب! اس وقت 5500 کیوسک پٹ فیڈر میں ہے اور 1370 کیوسک کیرتھر کینال میں چل رہا ہے جو کہ ٹیل تک یہ پانی پہنچنا بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے ہر سال جون سے لے کر جولائی اور اگست تک جب تک شالی کی بوائی ہوتی ہے آپ سن رہے ہیں میڈیا بھی دیکھ رہا ہے لوگ روڈوں پر ہوتے ہیں ہڑتال ہوتی ہے اور اریگیشن کے محکمے اور افسران کو گالیاں پڑتی ہیں لیکن اگر اس پر توجہ کے ساتھ ہم گڈو بیراج پر بیٹھ جائیں ہمارا عملہ کوئی جا کر بیٹھ جائے تو شاید سندھ کے لوگ ہمارے ساتھ زیادتی نہ کریں۔ سندھ کے لوگ ہمارا پانی بھی پیتے ہیں ہیں اس کے باوجود ہمیں گالیاں بھی دیتے ہیں۔ ہم تو آپ کو پانی دے رہے ہیں کوئی لینے والا نہیں ہے۔

Mr . Speaker: Right. Thank you. جی۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! میں پچھلے اٹھارہ سال سے دیکھتا آ رہا ہوں آپ کی گورنمنٹ کے contact ہوتے ہیں اگر اس تحریک التوا کو قرارداد کی شکل میں تبدیل کر کے پاس کر دیں تو گورنمنٹ پر ایک bounding اور ایک pressure آ جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ متعلقہ محکمہ پر اسمبلی کی طرف سے ایک bounding آ جاتی ہے ایک تو کنسرنڈ منسٹری ہے وہ definitely اپنی ڈیوٹی ادا کرے گی اور میں منسٹر صاحب کے جواب سے سو فیصد متفق ہوں کہ ان کے جو کاؤنٹر پارٹ ہیں ان کے ساتھ اور ادھر پانی کے ہیڈ ورکس پر اپنے آدمی بٹھا دیں گے۔ لیکن تاریخی تناظر میں اگر دیکھیں تو کمانڈ ان کے ہاتھ میں ہے اریا ان کے

ہاتھ میں ہے وہ جتنا ریلیز کر کے آپ کو دے رہے ہیں وہ ان باتوں سے آپ کو لٹکاتے جائیں گے آپ کو ان باتوں سے میں سمجھتا ہوں پریشر develop کرنے کے لئے اس اسمبلی کی ایک قرارداد جانی چاہیے میں اپنی ایک experience کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: رولنگ

منسٹر اریگیشن کی مثبت یقین دہانی کے بعد میں یہ رولنگ دیتا ہوں کہ منسٹر انٹر پراونشل کو آرڈینیشن اور وزیر آبپاشی وزیر اعلیٰ سے یہ مسئلہ takeup کریں۔ تا کہ اس کو احسن طریقے سے حل کیا جائے اس کے ساتھ تحریک نمٹا دی جاتی ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: آپ رائے شماری کرالیں۔

جناب سپیکر: تحریک نمٹا دی جاتی ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: آپ رائے شماری کرالیں۔

جناب سپیکر: ہر چیز آپ کے کہنے پر نہیں ہوگی آپ جب سپیکر بنیں گے اس وقت کر لیں۔ sorry جی نسرین کھیتران صاحبہ! میں نے رولنگ دے دی ہے آپ اگلے اجلاس میں قرارداد لے آئیں اس وقت دیکھیں گے۔

وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن: جناب! جب پانی نہیں ہوگا تو اگلے اجلاس تک فصل ہی ختم ہو جائے گی۔

محترمہ نسرین کھیتران (صوبائی وزیر): جناب! تحریک التوا کو قرارداد کی صورت میں لایا جائے۔

(ایوان میں شور)

شیخ جعفر خان مندوخیل: بالکل ہم اس پر اپنا احتجاج ریکارڈ کرا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جعفر صاحب! جب گورنمنٹ اس کو دیکھ رہی ہے۔ جی لاء منسٹر صاحبہ!

محترمہ روبینہ عرفان (وزیر قانون): جناب سپیکر! اگر ممبران کی تعداد زیادہ ہے You must listen to the member.

جناب سپیکر: محترمہ! میں نے اسی پر رولنگ دے دی ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! ہم کہہ رہے ہیں کہ آپ رائے شماری کرالیں کیا ہو گیا ہے آپ کو۔ یہ اسمبلی ہے۔ (ایوان میں شور) ہم آپ کے اس رویہ کے خلاف واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلے پر کچھ ممبران واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: جی نسرین کھیتران صاحبہ!

محترمہ نسرین کھیتران (صوبائی وزیر): جناب! میں ایک بہت نازک مسئلے پر بات کرنا چاہتی ہوں اگر ان کی بات ختم ہو جائے تو بعد میں میری بات سنی جائے۔

Mr . Speaker: I have given floor to Nasreen Khetran Sahiba.

سیکرٹری اسمبلی گورنر صاحب کا حکم نامہ پڑھ کر سنائیں۔

(ایوان میں شور)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب! اگر آپ میری بات نہیں سنیں گے تو بہت زیادتی ہوگی۔

سردار ثناء اللہ زہری (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): جناب! میں آپ سے رکویسٹ کرتا ہوں جعفر صاحب سے بھی وہ ہمارے سینئر دوست ہیں میں بھی آپ کا بھائی ہوں باقی اپنے بھائیوں سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ ہاؤس ہم سب نے مل کر چلانا ہے یہ ہم سب کا ہے۔ اگر ہم اس طرح ایک دوسرے کے ساتھ لڑتے رہے اور خدانخواستہ آپ کو بھی اس میں متنازعہ بناتے رہے اور اسمبلی کے prorouge ہونے کے بعد کوئی پریس میں چلا جائے یا کوئی وہاں چلا جائے ہم یہ نہیں چاہتے ہیں۔ میں یہ suggestion دونگا کہ گورنر صاحب کا آرڈر پڑھنے سے پہلے جعفر مندوخیل صاحب کی reservation ہے kindly آپ اس پر دوبارہ نظر ثانی کر لیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں ۔ I have given ruling پانی کے مسئلے پر میں نے رولنگ دے دی۔ I cannot change this ruling .

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی: آپ صرف ان کی رولنگ سن لیں۔ اگر acceptable ہے تو کر لیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں اگر گورنمنٹ کوئی ایکشن نہ لے رہی ہو Right to the federal Govt. to the Irrigation Minister and the Chief Minister . ہم definitely اس کو قرارداد کی شکل دیتے مگر گورنمنٹ already کر رہی ہے۔ اریگیشن منسٹر نے assurance دی ہوئی ہے۔

(ایوان میں شور)

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی: جناب! ہماری بھی وہاں پر تھوڑی بہت زمینیں ہیں اور آپ کی رولنگ سر آنکھوں پر وہاں پانی کی شارٹیج ہے۔ اگر ایک مسئلے کو unanimously حل کر لیا جائے تو بہتر ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! آپ تو ڈکٹیٹر ہیں اس اسمبلی کو ڈکٹیٹر کی طرح چلا رہے ہیں۔

Mr. Speaker: Jaffer Sahib! if you think I am dictator you have the legal right to remove me . If you think I am dictator the Constitution give you right to move against me and this is on.

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! آپ اسمیں پرسنل ہو رہے ہیں اور آپ نے تہیہ کیا ہے I have to kill this motion.

جناب سپیکر: جعفر صاحب! اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ If chair is acting as a dictator the Constitution has given you the way to get rid of the dictator. جی محترمہ! آپ بولیں۔

(ایوان میں شور کئی ممبران ایک ساتھ بولتے رہے)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بولیں Otherwise I will prorogue the House.

محترمہ نسرین کھیتران (صوبائی وزیر): ~~جی میں بول رہی ہو~~ں جناب! کچھ دن پہلے ہمارے علاقے میں احمد خان نامی ایک غریب ٹیچر کو پکڑ کر لے گئے اس کی پک اَپ بھی ساتھ لے کر گئے اور اس کا کسی ایف آئی آر میں نام درج نہیں تھا نہ اس کے خلاف کوئی ایف آئی آر کاٹی گئی ہے اس کو پکڑ کر یہاں کوئٹہ لے کر آئے اور پندرہ بیس دن اس پر تشدد کر کے رات کو اس کو جناح روڈ پر چھوڑ دیا گیا۔ یہ صرف investigate کرنے کے لئے یہ جو آج کل اخباروں میں آ رہا ہے اس کے علاوہ اس سلسلے میں رات کو ایک اور شخص وڈیرہ عبدالستار کو پکڑ کر لے گئے ہیں اس پر بھی تشدد کر رہے ہیں ان کا کہنا ہے یہ جو اخباروں میں چل رہا ہے ایک گل جان نامی شخص ہے اس سلسلے میں لے گئے ہیں یہ لوگوں کی چادر اور چار دیواری کا بھی تقدس پامال کر رہے ہیں۔ دو دن قبل ایک قبر کشائی کی گئی کہ یہ گل جان کی قبر ہے جب وہ نکالی تو کوئی بزرگ عورت کی قبر تھی جس کی لاش کی بے حرمتی کی گئی ہے اور اس کے لئے میں بھرپور احتجاج کر رہی ہوں اور احتجاجاً واک اوٗٹ کر رہی ہوں۔

(اس مرحلے پر محترمہ ممبر واک آوٗٹ کر گئیں)

جناب سپیکر: ok سیکرٹری اسمبلی گورنر صاحب کا حکم نامہ پڑھ کر سنائیں۔

جناب محمد اعظم داوی (ایڈیشنل سیکرٹری، لیجس):

ORDER

In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973, I Nawab Zulfiqar Ali Magsi , Governor Balochistan , hereby order that on conclusion of business , the session of the Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogued on saturday , the 27th June 2009 .

sd/

(**Nawab Zulfiqar Ali Magsi**)

Governor Balochistan

جناب سپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 12 بجکر 55 منٹ پر غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی ہوگیا)

* * *